Station: Lahore Date: 07-09-06 Release No: 015/06

★★★★★
Daily AWAZ LAHORE
روزنامہ آواز لاہور
بانی گروپ میر خلیل الرحمن مرحوم
جمعرات 13 شعبان المعظم 1427ھ 7 ستمبر 2006ء 23 بھادوں 2063ب
فون نمبر: 6367480-83 فیکس: 6309453 صفحات 6 قیمت 3 روپے
جلد 9 شمارہ 142

شیشے کا نشہ پوش علاقوں میں کیفے کھل گئے پھلوں کے فلیور میں تمباکو کا زہر

لڑکیاں بھی سوٹے لگانے لگیں

شیشے کے بنے حقے کی چلم میں پھلوں کے فلیور والے تمباکو کا سیال جلتا ہوا کوئلہ رکھ کر پگھلایا جاتا ہے' لڑکے لڑکیاں اکٹھے بیٹھ کر نشہ کرتے ہیں

نشہ پہلے اسلام آباد میں ہوتا اب لاہور بھی پہنچ گیا' امراء اور بیوروکریٹس کے بچے موذی دھویں کا شکار ہورہے ہیں' شیشہ گراں نے اسے جدت کا نام دیا ہے

ایک شیشہ کیفے میں غیر ملکی شخص حقے سے لطف اندوز ہو رہا ہے

لاہور (شیخ آفتاب حنیف) ''شیشے'' کا نشہ اب اسلام آباد سے ہوتا ہوا لاہور پہنچ گیا ہے اور یہاں پوش علاقوں میں ''شیشہ

باقی صفحہ 4 کالم 5 پر

شیشہ کیفے فی الفور بند کئے جائیں' مذہبی رہنما

لاہور (شاف رپورٹر) اسلامی یکجہتی کونسل کے چیئرمین قاضی

باقی صفحہ 4 کالم 5 پر

شیشہ حقے کے جدید سٹائل

پیرس: ایک کلب میں نوجوان لڑکے لڑکیاں حقہ انجوائے کررہے ہیں

پوش علاقے میں قائم ایک شیشہ کیفے میں خوبرو لڑکی حقے کا دم لگا رہی ہے

بقیہ: شیشہ کیفے

کیفے'' کھول کر نوجوان نسل کی رگوں میں تمباکو کا زہر گھولنے کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق لاہور کے پوش علاقوں میں ''شیشہ کیفے'' کے نام پر تمباکو نوشی کے ایسے جدید اڈے کھول دیئے گئے ہیں جہاں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو پھلوں کے فلیور والے دھویں کی آڑ میں تمباکو کا زہر پلایا جا رہا ہے۔ شیشہ گراں نے اسے جدت کا نام دیتے ہوئے پیسے بٹورنے کا عمل شروع کر رکھا ہے۔ اس سے قبل فلیورڈ دھواں اسلام آباد میں فروخت کیا جا رہا تھا جہاں امراء اور بیوروکریٹس کے بچے اس موذی دھویں کا شکار کیئے گئے اور اب یہ وباء لاہور میں بھی پھیلا دی گئی ہے۔ ''شیشہ'' شیشے کے بنے ہوئے حقے کو کہا جاتا ہے جو پنجاب کے روایتی حقے سے قدرے مختلف مگر دیدہ زیب ہوتا ہے۔ اس کی چلم میں تمباکو کو جلانے کی بجائے مختلف پھلوں کے فلور والے تمباکو کا سیال جلتا ہوا کوئلہ رکھ کر پگھلایا جاتا ہے اور اس شیشے کے حقے کے گرد پانچ سے چھ لڑکے لڑکیاں بیٹھ کر باری باری کش لگاتے ہیں اور ایک پرانی لت کو نئے انداز سے اپنا کر سرور حاصل کرتے ہیں۔ شیشہ کیفوں میں حقہ پینے والوں کو مختلف پھلوں کے فلیورز سے بنائے گئے تمباکو کے ڈبے مختلف قیمتوں میں پیش کئے جاتے ہیں اور ہر ڈبہ ایک گھنٹہ کے لگ بھگ چار یا پانچ افراد کے پھیپھڑوں میں خوشبودار زہر پھیلانے کیلئے کافی ہوتا ہے۔ شیشہ کیفوں کے بعد دھویں کا یہ زہر بعض اچھے ہوٹلوں اور نجی محفلوں میں بھی پیش کیا جانے لگا ہے تاہم بعض کیفے چرس فراہم کر کے نوجوان نسل کو برباد کرنے کے بھی درپے ہیں۔ شیشہ کیفوں میں چھوڑے جانے والے زہریلے دھویں کی لپیٹ میں اکثر ایسے افراد بھی متاثر ہو رہے ہیں جو خود سموکنگ نہیں کرتے۔ شیشے کا حقہ لاہور میں ایک نئی دریافت تو ہو سکتی ہے مگر یہ روایتی حقے ہی کی ایک طرز ہے۔ شیشہ سموکنگ 500 سال قبل ترکی میں شروع ہوئی جو مشرق وسطیٰ میں پھیلتی چلی گئی۔ چین میں بھی اس کا خاصا رواج رہا جبکہ یہاں پنجاب کے علاوہ راجستھان اور صوبہ سرحد کے علاقے بھی خاصی مقبولیت کے حامل رہے ہیں۔ برصغیر میں حقہ پینے کی وباء ایران کے راستے پھیلی اور بادشاہوں اور امراء کا شغل بن گئی۔ یہی وباء عام میں پھیل کر دیہی علاقوں تک پھیل گئی' تاہم اس کی گھٹیا ترین شکل چنڈوخانوں کی صورت میں ظاہر ہوئی جہاں تمباکو اور افیون کے سیال کو پگھلا کر نوجوان نسل کو نشہ آور دھویں کا عادی بنا دیا جاتا تھا اور چنڈو باز کو معاشرے کا ایک منحوس ترین کردار گردانا جاتا تھا جو سستی اور کاہلی میں اپنی مثال آپ ہوا کرتا تھا۔ چنڈو اور شیشے میں فرق یہ ہے کہ چنڈو باز چنڈو کا دھواں زمین پر لیٹ کر کھینچا کرتے ہیں جبکہ شیشہ باز ایک سجی سجائی میز یا کاؤنٹر پر بیٹھ کر مزے لیتا ہے۔ عوامی حلقوں نے لاہور میں تیزی سے قائم کئے جانے والے ان شیشہ کیفوں کو فوری طور پر بند کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

TheNetwork for Consumer Protection
40-A Ramzan Plaza, G-9/Markaz, Islamabad
Ph: 051 226 1085, Fx: 051 226 2495; www.thenetwork.org.pk